بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

نمبر ۳۵ جلد ۱۰ پیشوایان

الفضل

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے ماہوار ڈیڑھ روپیہ

رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج صبح کی گاڑی لاہور تشریف لے گئے ہیں حضور نے مقامی امیر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو مقرر فرمایا۔ حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حضرت ام وسیم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بھی تشریف لے گئی ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۳ ماہ وفا ھ ۱۳۲۶ ش | ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۲۳ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۳

جسم و روح کا تعلق اور اقبال مرحوم

وہ لوگ جنہوں نے اقبال مرحوم کے صرف وہ مضامین جو انہوں نے فتنہ احرار کے اضطراری زمانہ میں اور عارضی اثرات کے ماتحت احمدیت کے خلاف لکھے ہیں پڑھے ہیں اور اس کے اس زمانہ کے دیگر ملفوظات تک ہی اپنی معلومات کو محدود رکھا ہے۔ ان کو خیال ہوگا۔ کہ اقبال فطرتاً احمدیت کے خلاف تھا۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دراصل وہ اپنی تعلیم کے آغاز ہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے بے حد متاثر ہو چکا تھا۔ اور اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ اس کے اسلامی رنگ کو پختہ کرنے میں بہت بڑی حد تک احمدیت کا دخل ہے۔ ہمارے پاس بہت سے تحریری اور زبانی شواہد اور قرائن موجود ہیں۔ لیکن اس وقت سب کو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ کے دوران قیام میں جس محلہ میں فروکش ہوئے۔ وہ وہی محلہ تھا۔ جس کی گلیوں میں اس زمانے میں اقبال کھیلا کرتا تھا۔ اور جس محلہ میں شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب مرحوم استادِ اقبال کی بھی رہائش تھی۔ جن کے قلم سے حضرت اقدس علیہ السلام کی سیالکوٹ کی پاک زندگی کی خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اس لئے ممکن نہ تھا۔ کہ اقبال جیسا فطین و ذہین طالب علم آپ کے مقدس اثر سے باہر اور آپ کی تعلیمات سے بے خبر رہتا۔ در اصل سیالکوٹ میں احمدیت کی بنیاد اسی محلہ میں پڑی۔ سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسی محلہ کے رہنے والے تھے۔ اور سید میر حسن صاحب مرحوم بھی آپ ہی کے خاندان کے ایک فرد تھے۔

اقبال نے ابتدائی تعلیم الیف۔ اے تک مرے کالج سیالکوٹ میں ہی پائی۔ اور ایسی شہادتیں بھی موجود ہیں۔ جو ثابت کرتی ہیں کہ اس زمانے میں اس نے بیعت بھی کی تھی۔ اسی زمانے میں اقبال نے نومسلم مولوی سعد اللہ صاحب کے خلاف جو احمدیت کے جانی دشمن تھے۔ اور جنہوں نے شاید سب سے زیادہ گالیاں حضرت اقدس کو دی ہیں۔ وہ نظم لکھی تھی۔ جو آج تک موجود ہے۔

باقی شواہد کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو خود اقبال کے کلام میں سے بے شمار ایسی باتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اقبال کو اسلامیت کا شوق کہاں سے پیدا ہوا۔ اور اس کی بنیاد میں جو مصالحہ لگا۔ وہ کہاں سے اس کو ملا۔ اور مغربی فلسفہ کے زیر اثر بارہا فرار کے باوجود کیوں اقبال ہر بار اسلامی تعلیم کی طرف رجوع کرنے پر مجبور رہا۔

اس ضمن میں یہ کہنا نامناسب نہیں کہ وقت جب تک اقبال کے نفسیات کے تجزیہ کے وقت اسلامی اجزاء پر غور کرتے ہوئے احمدیت کے اثر کو زیر نظر نہ رکھا جائیگا۔ اس کے فطری رجحان کے اس پہلو کو سمجھنا ممکن نہیں۔ ہم یہاں صرف ایک مطالعہ پیش کرتے ہیں۔

معارف ماہ مئی ۱۹۴۷ء میں مولانا عبد السلام صاحب ندوی نے "اقبال کا فلسفہ خودی" کے زیر عنوان جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں مولانا موصوف نے اثبات خودی کے پانچویں مقدمہ میں بیان فرمایا ہے کہ "اقبال مرحوم کا اصل میلان روح و جسم کے اتحاد کی جانب تھا۔" اس پر جناب محمد اسلم صاحب سلیم نے ایک استفسار معارف جون ۱۹۴۷ء میں مدیر معارف سے کیا ہے۔ اور مولانا عبد السلام صاحب ندوی سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اقبال مرحوم کا اصلی میلان روح و جسم کے تغایر کی جانب تھا" اس استفسار کے جواب میں مدیر معارف نے جو جواب مولانا عبد السلام صاحب ندوی کی تائید میں دیا ہے۔ اس میں ثبوت کے طور پر آپ نے پروفیسر خواجہ عبد الحمید صاحب کے مضمون "اقبال کے علمی جواہر ریزے" سے حسب ذیل عبارت نقل کی ہے:۔

"ڈاکٹر صاحب نے اپنے فلسفیانہ مضامین میں اس نظریہ پر بہت زور دیا ہے۔ کہ روح اور جسم کی تقسیم قرآنی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اور یہ پرانے مذاہب اور فلسفہ کی غلط تعلیم کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے مطابق انسان ایک فرد ہے۔ جس میں روحانی اور جسمانی خاصیتیں موجود ہیں۔ لیکن روح اور جسم دو الگ الگ چیزیں موجود نہیں۔ جن سے وہ بنا ہو۔ روح و جسم کی یہی غلط تقسیم ہے۔ جس کی وجہ سے بیسیوں ناقابل حل مسئلے فلسفہ مذہب میں پیدا ہو چکے ہیں۔ اسلام انسان کو ایک زندہ شخصیت تصور کرتا ہے۔ اور یہ تصور قرآن میں نہ صرف اسی ارضی زندگی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ حشر اور حیات بعد الموت کے لئے بھی قائم رہتا ہے۔ چنانچہ حیات بعد الموت میں انسان کے لئے جو جزاء اور سزا مقرر ہے۔ جس کا ذکر قرآن میں بار بار آتا ہے۔ وہ روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی۔ اسلام کے مطابق روح جسم سے علیحدہ کوئی شے نہیں۔" (آثار اقبال صفحہ ۷۲، ۷۳)

اب ہم مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور معروف لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ اقبال نے یہ نظریہ کہاں سے لیا

مینیجر اخبار: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ۔۔۔۔ طابع عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کس نے قرآن کریم کا یہ اہم نظریہ پہلے پہل دنیا کے سامنے اسوقت پیش کیا۔ جب روح وجسم کی اس غلط تقسیم کی وجہ سے بیسیوں ناقابل حل مسئلے فلسفہ مذہب میں پیدا ہو چکے تھے۔ اس سے ثابت ہوگا کہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا کتنا گہرا اور پختہ اثر اقبال کی طبیعت پر ہو چکا تھا۔ کہ جس کو مغربی فلسفہ کا تیزاب بھی زایل نہ کر سکا۔ اور کیوں وہ اس صحرائے اعظم میں دور دور تک نکل جانیکے باوجود بار بار اسلام کے نخلستان کی طرف لوٹتا رہا۔ اقتباس درج ذیل ہے۔

"ہماری روح بغیر تعلق جسم کے بالکل ننگی ہے سو یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا کریں۔ کہ کسی وقت میں ہماری مجرد روح جسم کے ساتھ جسم نہیں ہے۔ کسی خوشحالی کو پاسکتی ہے! اگر ہم قصہ کے طور پر اس کو قبول کریں تو کریں لیکن معقولی طور پر اس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں۔ ہم بالکل سمجھ نہیں سکتے کہ وہ ہماری روح جو جسم کے ادنے لوازمات کے وقت بیکار ہو کر بیٹھ جاتی ہے وہ اس روز کیونکر کامل حالت پر ہوگی جبکہ بالکل جسم کی تعلقات سے محروم کیجائیگی کیا ہر روز ہمیں تجربہ نہیں بتاتا کہ روح کی صحت کیلئے جسم کی صحت ضروری ہے۔ جب ایک شخص ہم میں سے پیر فرتوت ہو جاتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی روح بھی بوڑھی ہو جاتی ہے۔ اس کا تمام علمی سرمایہ بڑھاپے کا چڑچڑا کر لے جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے لکیلا یعلم بعد علم شیئاً یعنی انسان بڑھاپا ہو کر ایسی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ پڑھ پڑھا کر پھر جاہل بنجاتا ہے۔ پس ہمارا یہ تمام مشاہدہ اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ روح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں۔ پھر خیال بھی انسان کا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وصیت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کے انتقال کے بعد تمام بیرونی احباب جماعت سے بھی میری نماز جنازہ کی تحریک کی جائے۔ لہٰذا ان کی وصیت کی تعمیل میں معتمد اور بیرون ہند کی تمام احمدی جماعتوں اور احباب سے میری درخواست ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جنت الفردوس میں حضرت میر صاحب کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے آمین

(شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی)

سیکرٹریان تحریک جدید

جماعتوں کے کارکنوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیکرٹریاں کوشش فرمادیں۔ کہ ان کی جماعت کا چندہ تحریک کے دفتر اول کے تیرھویں سال کا اور دفتر دوم کے سال سوم کا ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں آجائے۔ اور اس کے ساتھ ہی اسم وار تفصیل بھی ہونا جن کی رقم موصیان داخل ہوگئی ہو۔ ان کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیا جائے۔ ضرورت ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید مرکزی تبلیغی فنڈ کی تکمیل میں پوری جدوجہد کریں۔ علاوہ ازیں غلہ فنڈ کا روپیہ جو امداد غرباء کا ہے۔ وہ بھی ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں آجانا ضروری ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ہمارا نواں سالانہ اجتماع ۱۳۰۶ھ

الحمد للہ۔ کہ ایک دفعہ پھر وہ مبارک ایام قریب آرہے ہیں۔ جن کے لئے ہر مخلص احمدی نوجوان کا دل بیتاب ہوتا ہے۔ جو سارا سال دن گن گن کر گذارتا ہے کہ کب وہ زمانہ آئے اور وہ اپنے محبوب کے دیار میں محبوب کی خدمت میں اس کی آواز پر لبیک کہتا ہوا حاضر ہو جائے۔ اور اپنی اس حاضری سے ثابت کر دے۔ کہ وہ خدا اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے میں کسی بات سے دریغ نہیں کرے گا جب اس کو موقعہ ملے گا۔ وہ حاضر ہو جائے گا۔ جب بھی اس کو بلایا جائے گا۔ کسی قسم کی دنیاوی رکاوٹیں اس کے راستے میں حائل نہ ہوں گی۔

ہمارا سالانہ اجتماع کیا ہے۔ ہم احمدی نوجوانوں کی عملی زندگی کے لئے تربیت گاہ ہے۔ یہ اس اسلامی فوج کی تربیت گاہ ہے۔ جس نے مستقبل قریب میں "احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے"

پس خدام الاحمدیہ کو اپنے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ جو خدام اجتماع میں شامل نہیں ہوتے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان کے متعلق افسوس کا اظہار فرماتے ہیں۔ چنانچہ سالانہ اجتماع پر ۲۶ فروری کو حضور نے جو تقریر فرمائی تھی اس میں فرمایا۔

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے۔ جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا"

پس اجتماع میں شمولیت نہایت ضروری ہے۔ اس کے پروگرام کی تفاصیل انشاء اللہ الفضل میں شائع ہوتی رہیں گی۔ قائدین مجالس ان کو بغور مطالعہ فرماتے رہیں۔ اور ان کے مطابق عمل کر کے مرکز میں اطلاع دیتے رہیں۔

محمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نظارت بیت المال کے ذریعہ نفع مند کام

وہ احباب جو چاہتے ہوں کہ ان کا روپیہ تجارتی کاروبار پر لگایا جائے جس پر خاطر خواہ منافع ان کو مل سکے۔ وہ نظارت بیت المال سے فوری خط وکتابت کریں۔ (نظارت بیت المال)

ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو غیر متناہی ترقیات کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جس حالت میں انسان اس مختصر زندگی کی ترقیات کو بغیر رفاقت جسم کے حاصل نہیں کر سکا۔ تو کیونکر امید کر رکھیں کہ ان نامتناہی ترقیات کو جو ناپیدا کنار ہیں۔ بغیر رفاقت جسم کے خود بخود حاصل کر لیگا۔ سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال

کاملہ ظاہر ہونے کے لئے اسلامی اصول کے رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کے برکات

(از حکیم الدین احمد صاحب قادیان)

رمضان شریف کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ مومن خوشی کی وجہ سے پھولے نہیں سماتے۔ وہ اپنے رب کے قرب کے دروازے کھلے پاتے ہیں۔ اور شیطان کو ہزیمت خوردہ محسوس کر رہے ہیں۔ ہر مسلم خدا کی رضا حاصل کرنے کی تیاری میں مصروف نظر آ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ سے اس کے فیوض و برکات پانے کی امید لگائے بیٹھا ہے۔ رمضان اپنی تمام برکات کے ساتھ آ گیا ہے۔ اور مومنین کے دلوں میں سما گیا ہے۔ مندرجہ ذیل چند سطور احباب کی خدمت میں رمضان کی برکات پیش کی جاتی ہیں کہ احباب ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

پہلی برکت

سب سے پہلی اور بڑی برکت جو اس مہینہ کو حاصل ہے وہ قرآن مجید کا نزول ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا ہے۔ اور قرآن مجید کی برکت سے اس مہینہ کو بھی بابرکت کیا گیا ہے۔ اور مومنین کو ترغیب دلائی گئی ہے۔ کہ وہ اس ماہ کا پورے طور پر احترام کریں۔ اور پورے ایام کے روزے رکھیں۔ تا یہ عبادت ایک سلسلہ اور زنجیر کی طرح ہو جائے۔ اور شیطان کسی قسم کا دخل نہ دے سکے۔

دوسری برکت

ایک برکت رمضان شریف کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس مہینہ میں لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اور یہ قدر کی رات بڑی برکت والی اور دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لیلۃ القدر خیر من الف الشھر۔ کہ ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ہے۔ یعنی اگر انسان اپنی ساری عمر میں ایک دفعہ قدر کی رات پائے۔ تو اس کی ساری عمر کی عبادت کے برابر اس ایک رات کی عبادت ہو گی۔

دیکھئے! خدا تعالیٰ نے مسلمان کے لئے کس طرح انعام و اکرام اور رحمت کے وعدے دیکر روزہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اور امید دلائی ہے۔ کہ ساری عمر کی کامیابی رمضان کے مہینہ میں صائم کے لئے ہے۔

تیسری برکت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان شریف کی ایک برکت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ جب رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوتا ہے۔ تو صفدت الشیاطین شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اسے بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں۔ بدی کے تمام محرکات کافور ہو جاتے ہیں۔ برائی کے راستے بند کر دیئے جاتے ہیں شیطانی کاموں میں روک پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور وغلقت ابواب النیران۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ فلم یفتح منھا باب۔ اور پھر اس کے بعد کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ گویا بدی کو جڑھ سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور اسے پنپنے نہیں دیا جاتا۔ لیکن وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ یعنی نیکی اور صلح و خیر کی تمام راہیں ظاہر کر دی جاتی ہیں۔ اور فیوض و برکات کی آسمانی کھڑکیاں مومنین کے دلوں میں کھول دی جاتی ہیں۔ تا وہ اپنے رب کی لقا اور رضا کو حاصل کریں۔

چوتھی برکت

ایک برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ من صام رمضان ایمانا و احتسابا۔ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ جس شخص نے رمضان کے پورے روزے رکھے۔ روزہ کے لوازمات و احکامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ثواب کی خاطر تو اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور وہ بالکل پاک و صاف انسان ہو جائیگا۔

پس مسلمان کے لئے اس سے زیادہ اور کونسی راہ آسان ہو سکتی ہے۔ کہ وہ کامیاب و کامران اپنے خدا کی رضا حاصل کر لے۔ انسان پر اسکے عرصۂ حیات میں کئی مرتبہ تکالیف و مشکلات آتی ہیں۔ اسے کئی روز تک بلکہ بعض دفعہ کئی مہینوں تک بھوکا پیاسا اور بے گھر رہنا پڑتا ہے۔ بلکہ وہ شب و روز دیکھتا ہے۔ کہ اس کا غریب ہمسایہ ان تکالیف کا شکار ہوتا ہے۔ تو پھر کیا وہ ایک ماہ کے لئے صرف ۱۲-۱۳ گھنٹے روزانہ بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا؟ صرف خدا کی خاطر اور اپنے دل کی صفائی کی خاطر۔ ہمیں ان ایام میں اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور رمضان کے مبارک ایام روزہ دار رہ کر گذارنے چاہئیں۔ تا ہمارا خدا ہمارے لئے آسانی فرمائے اور ہماری تکالیف کو دور فرمائے۔ آمین۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

(از سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل کراچی)

۱۸۹۱ء میں جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلام الٰہی سے یہ امر شائع فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو نصاریٰ نے مقام الوہیت دے رکھا ہے۔ اپنی طبعی عمر پا کر وفات پا چکے ہیں۔ اور قرآن و حدیث اس پر شاہد ناطق ہیں۔ تو علماء نے زمانہ نے ان دلائل پر نظر کئے بغیر کفر بازی کا طوفان برپا کر کے عوام کو آپ کے خلاف بھڑکانا ہی اپنے لئے بہترین اسلامی کارنامہ قرار دے لیا۔ چنانچہ جس شخص تک بھی یہ آواز پہنچی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور آنے والا موعود مسیح اور معہود مہدی امت محمدیہ ہی سے آنا مقدر تھا۔ تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا۔ مگر اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ بھی خبر شائع فرمائی کہ:۔

"ہر ایک مخالف یقین رکھے۔ کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا۔ اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہو گا..... اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

لیکن ابھی اس پیشگوئی پر صرف چالیس سال گزرتے ہیں۔ کہ اب وہی مسلمان نہ صرف یہ کہ حیات مسیح پر بحث مباحثہ سے گریز کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل عقلی و نقلی کا اتنا اثر ہو گیا کہ آج نہ صرف مولوی ثناء اللہ صاحب اور علمائے ازہر یونیورسٹی حیات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں۔ بلکہ ہندوستان کے لوگ خود ہی اپنے بچوں تک کو یہ باتیں بتا رہے ہیں۔ چنانچہ لاہور شہر سے جو ۳۹ سال سے "بچوں کا ہفتہ وار دل بہلاؤ" اخبار "پھول" شائع ہو رہا ہے۔ اس کی ۲۱/۲۸ جون ۱۹۴۲ء کی اشاعت میں زیر عنوان "کیا آپ جانتے ہیں؟" بعض دلچسپ معلومات درج ہیں۔ ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"چین کی دیوار حضرت عیسیٰ سے ۲۱۴ برس قبل تاتاریوں کا حملہ روکنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ حضرت عیسیٰ کے انتقال کو اب ۱۹۴۷ء برس گذر چکے ہیں۔" (اخبار پھول لاہور ۲۱/۲۸ جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۰۶)

اے کاش ہمارے دیگر مسلم علماء بھی قرآن و حدیث پر نظر کریں اور حیات مسیح کے گمراہ کن اعتقاد کو ترک کر کے امت میں آنے والے مسیح محمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کو قبول کر لیں۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ پندرہ یوم سے بخار ضا ٹائیفائڈ بہت بیمار ہیں۔ احباب بالعموم اور صحابہ کرام سے بالخصوص درخواست ہے کہ انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد ابراہیم علی عرفانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات پر

بزرگان سلسلہ کے تاثرات!

(۲)

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری فرماتے ہیں:۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ دونو بھائی اپنے رنگ میں بے نظیر تھے۔ اور سلسلے کے آفتاب و ماہتاب تھے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نہایت متقی اور نہایت متواضع تھے۔ مخلوق خدا کی دینی و دنیوی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اپنی تکلیف نظر انداز کر کے بھی دوسروں کا کام کر دیتا ان کی عادت تھی۔ جو شخص ایک بار آپ سے ملتا ہمیشہ آپ سے دوبارہ ملنے اور باتیں کرنے کی خواہش رکھتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کو ایک خاص قسم کا تعلق تھا۔ آپ کی نظر بہت باریک بین تھی۔

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب فرماتے ہیں:۔ حضرت میر صاحب صحابہؓ کے تمام اخلاق کا زندہ نمونہ تھے۔ آپ نے حضرت عباس کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گود میں پرورش پائی۔ آپ صحابہؓ سے غالباً سب سے زیادہ چندہ دینے والے تھے۔ شاید ہی سلسلے کی کوئی تحریک ہو جس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم مکرم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے ساتھ میرے پرانے تعلقات تھے۔ آپ اپنے فن میں تو ماہر تھے ہی ساتھ ہی دینی معلومات میں بھی آپ کی ذہانت قابل داد تھی۔ تفقہ فی الدین پر اکثر و بیشتر گفتگو فرماتے۔ اور ساتھ ساتھ حدیثیں بکثرت پڑھتے جاتے تھے۔ ان کے اشعار میں علاوہ روانی طبع کے ایک مرد نواہی اور تقوے کے بیان میں بلند پروازی کا لہر پیچی ہوئی تھی۔ اگر طبیعت میں ذرا حدت تھی تو ساتھ ہی فوراً رقت بھی طاری ہو جاتی تھی۔ اور اپنی غلطی کے اظہار میں جھٹ پشیمان ہو جایا کرتے تھے۔ یہ آپ میں بہ خاص وصف پایا تھا۔ خانگی معاملات میں جیسا مجھے معلوم ہے۔ عدل و انصاف سے آپ کام لیتے تھے۔ تربیت اولاد کا درد بھی آپ میں حد سے زیادہ تھا۔ میرے ساتھ ان کے تعلقات مودّانہ تھے۔ جماعت کے اکثر دوست جب آپ سے اپنا دکھ درد بیان کرتے تو حتی الوسع اور حتی الامکان خاص طور پر ہمدردی کا اظہار بھی کیا کرتے۔ اور ان کے امور میں مخلصی کی راہ بھی نکالنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت اور آپ کے دل کی کیفیت حدود شریعت سے باہر جاتی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ جب دیکھا گفتگو میں بہت محتاط پایا۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک بھی قابل تعریف تھا۔ باوجود اپنی شدید بیماری کے پھر بھی ان کا حق حتی المقدور ادا کرتے رہتے تھے۔ میں کیا کیا لکھوں مجھے بھی ان سے اکثر معرفت کے نکات ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اور فردوس بریں میں اعلیٰ مقامات کا وارث بنائے۔ آمین۔

جناب حافظ غلام محمد صاحب بی اے سابق مبلغ ماریشس تحریر فرماتے ہیں:۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ آمنہ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء کی اولاد میں سے ہونے کا فخر رکھتا تھا۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا برادر نسبتی ہونے کا شرف بھی عطا فرمایا تھا۔ یہ تو محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان تھا لیکن جناب موصوف نے اپنے علم و عمل سے ثابت کر دکھایا تھا کہ واقعی آپ خدا کے ان تمام تفضلات کے مستحق اور مورد تھے احقر کی رائے میں آپ مصداق تھے اذکر فی الکتاب اسماعیل انہ کان صادق الوعد۔ وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیا۔ خدا نے آپ کو دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح سے نوازا تھا۔ کیونکہ آپ نافع الناس اور خیر خواہ خلائق تھے۔ خدا نے آپ کو ایسے پیشے کا مالک بنایا تھا۔ جو خدمت خلق کے لئے مخصوص ہے۔ آپ سرجیکل آپریشن میں بڑے ماہر تھے۔ ملازمت کے دوران میں جب کبھی قادیان آتے میں تشریف لاتے تو آنکھوں کے مریضوں کا جم غفیر آپ کے پاس جمع ہو جاتا تھا۔ اور آپ بڑی خوشی سے ان کی آنکھیں بنا دیتے تھے۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ مریضوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملا کرتے تھے۔ دلوی ہونے کی وجہ سے آپ کی اردو زبان بڑی شستہ تھی۔ الفضل کو اپنے مضامین اور نظموں سے اکثر نوازتے رہتے تھے۔ آپکی زندگی اور آپکے کلام منظوم اور منثور سے ثابت ہے کہ آپ عاشق خدا عاشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاشق احمد علیہ السلام اور عاشق محمود ایدہ اللہ تھے۔ اسلام اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ خدا نے آپ کو دنیا میں بعض حسنات عطا فرمائیں۔ اور آخرت میں بھی۔ اس لئے کہ آپ دنیا میں کامیاب زندگی گذارنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت بہشتی مقبرہ میں داخل ہوئے اور آخرت کی کامیابی کے وارث بنے۔

میں ۱۹۰۱ء سے آپ کو جانتا ہوں۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کا ذکر خیر اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ۔

آپ سابق بالخیرات اور اپنے رب کو تضرع اور عاجزی سے پکارنے والے تھے۔ آپ کی خوش مزاجی اور ظریفانہ کلام نے آپ کو ہر جگہ ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ اکثر دفعہ لوگ آپ سے مختلف مسائل کے متعلق سوال لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ اور ان کے جواب آپ الفضل میں شائع کروا دیتے تھے۔ ملازمت کے دوران میں جہاں جہاں آپ بطور ڈاکٹر کام کرتے رہے۔ اور جو جو واقعات جہاں جہاں پیش آئے وہ آپ نے آپ بیتی کے طور پر شائع فرما دئیے۔ یہ کتاب زندگی کے مختلف تجربات کا نچوڑ ہے جن سے ہر شخص خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

آپ نے مقطعات قرآنی پر ایک رسالہ لکھا۔ جس میں ثابت کیا کہ تمام حروف مقطعات سورہ فاتحہ کے مضامین کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ ایک اچھوتا خیال ہے۔ چنانچہ آپ قرآن پر پورا عبور رکھتے تھے اللہ تعالیٰ آپ کو فردوس اعلیٰ میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ حضرت میر صاحب جماعت احمدیہ کی چوٹی کی شخصیتوں میں سے تھے۔ ان کی طبعی قابلیت کے علاوہ ان کا زہد اور تقویٰ اور علم دینی اور دنیوی نہایت اعلیٰ پایہ کا تھا۔ ان کے وفات پا جانے سے ایسا خلا واقعہ ہوا ہے جس کا پُر ہونا ہونا محال نظر آتا ہے۔ ہر کہہ و مہ سے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ اور اپنے علم و تبحر اور تجربہ کو فی سبیل اللہ اور خلقت کی بھلائی کے لئے حتی المقدور صرف کرنا آپ کی خصوصیت تھی۔ ذاتی لحاظ سے حضرت میر صاحب میرے محسن تھے۔ اس لحاظ سے کہ میری موجودہ علالت میں انہوں نے شروع سے ہی بڑی محبت اور توجہ کے ساتھ علاج کیا۔ اور آخری وقت تک بھی جب کبھی میں عیادت کے لئے حاضر ہوا۔ تو میری بیماری کا حال ضرور تفصیل سے دریافت فرماتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ کو جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد علی از نگل خورد

(۲) خاکسار کے والد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ بندش پیشاب اور بواسیر کے عوارض سے بیمار ہیں۔ صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

الہ دین سیکرٹری تبلیغ شاہدرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداروں کو ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۸ء تک منظور کیا جاتا ہے اس دوران میں اگر کوئی تغیر و تبدل ہو۔ تو اس کی اطلاع نظارت علیا کو دیکر منظوری حاصل کی جائے۔ (ناظر اعلیٰ)

نیروبی

پریذیڈنٹ:۔ محمد عارف صاحب بھٹی۔
وائس پریذیڈنٹ:۔ بابو نذیر محمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ چوہدری محمد شریف صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ ملک عبدالعزیز صاحب
" امور عامہ و خارجہ:۔ عبداللہ مصطفیٰ صاحب
" وصایا:۔ چوہدری نثار احمد صاحب
" مال و محاسب:۔ ملک عبدالعزیز صاحب
آڈیٹر:۔ عبدالعزیز صاحب ریٹ

ورگانوالی

سیکرٹری مال:۔ چوہدری علی احمد صاحب
" امور عامہ:۔ بشیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ چوہدری محمد شریف صاحب
" تبلیغ:۔ منشی عنایت اللہ صاحب
" وصایا:۔ چوہدری محمد عیش صاحب

سنور

سیکرٹری مال:۔ حمید احمد ادریس صاحب
" تبلیغ:۔ سید سرور حسین صاحب
" امور عامہ:۔ شیخ ذاکر حسین صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ حمید احمد صاحب محمد عبداللہ صاحب

راولپنڈی

سیکرٹری مال:۔ بابو چراغ الدین صاحب
آڈیٹر:۔ ملک ولایت خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ چوہدری عبدالرؤف صاحب

لوہچھ

پریذیڈنٹ:۔ ڈاکٹر مولوی منظور احمد صاحب
جنرل سیکرٹری:۔ خان عبدالکریم خانصاحب یوسف زئی
وائس پریذیڈنٹ:۔ منشی علی بہادر خانصاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ میاں کرم الٰہی صاحب

سہارس

پریذنٹ:۔ مولوی عبدالحکیم صاحب
جنرل سیکرٹری:۔ عبدالسلام صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت:۔ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب
چک ۱۶۰ ریاست بہاولپور
پریذیڈنٹ:۔ چوہدری پیر محمد صاحب
سیکرٹری مال:۔ چوہدری غلام قادر صاحب

کھاریاں

سیکرٹری مال:۔ منشی عبداللہ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی غلام حیدر صاحب
" ضیافت:۔ چوہدری سلطان احمد صاحب
جنرل سیکرٹری و آڈیٹر:۔ عبدالغفور صاحب

سوانح عمری حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ

خود میری بھی خواہش ہے۔ اور ان کے ورثاء بھی چاہتے ہیں۔ کہ جلد سے جلد حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کتابی شکل میں شائع کی جائے۔ اس لئے تمام احمدی اور غیر احمدی اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ جن صاحبوں کو حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ سے واسطہ رہا ہو۔ اور انہیں آپ کے اخلاق و عادات کے متعلق کوئی واقعہ معلوم ہو۔ وہ لکھ کر یا لکھوا کر دفتر الفضل میں یا مجھے "الفضل" کے پتہ پر بھیجدیں۔ حضرت میر صاحب کے تمام دوستوں سے تو میری پُرزور التجا ہے۔ کہ وہ کوئی مضمون حضرت میر صاحب کے متعلق ضرور لکھ کر ارسال فرمائیں۔ اُن کے ورثاء اس عنایت کے لئے نہایت ممنون ہونگے والسلام۔ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی۔ مقیم الفضل قادیان

سیکرٹری تبلیغ:۔ ملک عبدالرشید صاحب

" امور عامہ:۔ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ میاں خدا بخش صاحب
" ضیافت:۔ میاں سراج الدین صاحب

شیخوپورہ

پریذیڈنٹ:۔ شیخ محمد حسین صاحب
سیکرٹری مال:۔ منشی احمد علی صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مرزا غلام نبی صاحب جہلمی
" تبلیغ:۔ شیخ محمد حسین صاحب
" امور عامہ:۔ حکیم ظفر الدین صاحب

انبالہ چھاؤنی

پریذیڈنٹ:۔ خواجہ نظام الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب
" تبلیغ:۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب

کمال ڈیرہ

پریذیڈنٹ:۔ حکیم محمد موسیٰ صاحب
سیکرٹری مال
" تبلیغ:۔ ماسٹر شمس الدین صاحب
" امور عامہ:۔ محمد بچل صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ نور الدین صاحب

رنگون

پریذیڈنٹ:۔ محمد افضل خان صاحب
وائس پریذیڈنٹ:۔ اے۔ کے۔ دین محمد صاحب
جنرل سیکرٹری:۔ عبدالغنی صاحب
امین
سیکرٹری تبلیغ:۔ محمد رفیق صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ خواجہ محمد سعید صاحب
آڈیٹر:۔ خواجہ محمد گل صاحب

لیہ

پریذیڈنٹ:۔ حامد علی صاحب
سیکرٹری مال:۔ سید بشیر احمد صاحب
" تبلیغ:۔ مولوی عبدالکریم صاحب

سرڑوعہ

سیکرٹری وصایا:۔ چوہدری عبدالمنان خانصاحب
لمبیر
سیکرٹری امور عامہ:۔ چوہدری نواب الدین صاحب

بھلمہ

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال:۔ سید محمد یوسف صاحب
" تبلیغ:۔ زین شاہ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ سید عبداللہ شاہ صاحب

شملہ

سیکرٹری وصایا:۔ چوہدری مبارک احمد صاحب

کانپور

پریذیڈنٹ:۔ خواجہ محمد شریف صاحب
سیکرٹری مال:۔ چوہدری شریف احمد صاحب
" امور عامہ:۔ عبدالغفار صاحب
" تبلیغ:۔ مولوی عبداللہ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ فضل محمد خان صاحب
" وصایا:۔ ماسٹر خدا بخش صاحب

لوائی شہر

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری شہید اللہ صاحب
سیکرٹری مال:۔ چوہدری میر احمد خانصاحب
" تعلیم و تربیت:۔ غلام جیلانی صاحب

(باقی پھر)

سیکرٹری تبلیغ:۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب لطف

سیدوالہ

سیکرٹری مال:۔ ماسٹر محمد یحییٰ صاحب
" تبلیغ:۔ میاں بشیر محمد صاحب
" امور عامہ:۔ شیخ امام الدین صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ میاں احمد دین صاحب
امین:۔ میاں عبدالسلام صاحب

مونگیر (بہار)

سیکرٹری مال:۔ سید عبدالودود صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی محمد ظریف صاحب
" ضیافت:۔ سید عبدالجبار صاحب
امین و محاسب:۔ عبدالغفار صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ سید وزارت حسین صاحب

بھیرہ

سیکرٹری مال و محاسب و وصایا:۔ ماسٹر امام علی صاحب
سیکرٹری امور عامہ:۔ ملک محمد ایوب صاحب
" مال:۔ صوفی رشید احمد صاحب بی اے
آڈیٹر:۔ چوہدری محمد صادق صاحب

فیروز پور چھاؤنی

پریذیڈنٹ:۔ میاں غلام محمد صاحب اختر
سیکرٹری مال:۔ محمد یوسف خان صاحب

کنری

پریذیڈنٹ:۔ ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
" مال:۔ محمد اشرف صاحب
محاسب:۔ میاں محمد اکبر صاحب اقبال
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ سردار خانصاحب
" امور عامہ و خارجہ:۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب
" وصایا:۔ منشی غلام محمد صاحب
ضیافت:۔ شیخ منظور احمد صاحب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر بھر کا روگ دور کرنے والی لاثانی دوا

اکسیر دلنشواں

یہ بے مثل دوا اسم بامسمّٰی ہے عورتوں کے حق میں اس کی سب سے بڑی ہمدردی یہی ہے۔ کہ یہ بفضلہ تعالیٰ اکثر جیسے موذی مرض سے کامل نجات دلاتی ہے۔ اور کبھی نہ ڈلائے۔ جب کہ اس کو خاص حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تحریر فرمودہ نسخہ کے عین مطابق نہایت اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دوا نہیں۔ بلکہ بے چراغ گھروں کا نور اور زخم خوردہ ماؤں کے دل کا مرہم ہے۔ حمل کا گر جانا اور مردہ بچوں کا پیدا ہونا۔ بچوں کا بعد پیدائش بیمار رہنا۔ ام الصبیان اور سوکھے جیسی بیماریوں کا شکار رہ کر جان دیدینا۔ بچوں کی نامکمل خلقت یا حد درجہ لاغری کی حالت میں پیدا ہو کر جلد مر جانا وغیرہ وہ عوارض ہیں کہ جن کے حق میں یہ دوا اسم قاتل ہے۔ اور ان عوارض کی دشمن ہوتے ہوئے بھی دلنشواں کے نام سے مشہور ہے خالص ترین مفردات سے تیار کی گئی ہے۔ اس لئے حد درجہ زود اثر ہے۔ قیمت مکمل کورس عدد ۲۰ فی تولہ دو روپیہ مناسب۔ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

نومی صنعت و زراعت کمپنی قوم کی بہترین

خدمت ہے

انڈین کیمیکل کمپنی اس ارادہ کیساتھ قائم ہوئی ہے۔ کہ عطر سازی کی صنعت کو اس کے انتہائی عروج تک پہنچا دے انہوں نے جو کچھ بنایا ہے۔ اور جو ناظرین کے سامنے پیش کیا ہے۔ بہت حوصلہ افزا ہے۔ جو کچھ بنا رہے ہیں۔ وہ انشاء اللہ اس سے بھی زیادہ باعث فخر ہوگا۔

حالات خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت سازگار ہیں۔ اور مستقبل نہایت روشن۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور خصوصاً وہ طبقہ جو تاجر ہے۔ ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ تاکہ عطروں کی ایجنسیاں ہر شہر اور ہر قصبہ میں قائم کر دی جائیں۔ جب تک ہم تجارت کے ہر شعبہ پر حاوی نہیں ہو جاتے۔ ہماری قوم اقتصادی لحاظ سے مضبوط بنیادوں پر کبھی کھڑی نہیں ہو سکتی۔

جو مصنوعات انڈین کیمیکل کمپنی کی مارکیٹ میں آ چکی ہیں۔ اور خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں

جنبلی۔ شام شیراز۔ گلاب۔ خس۔ بوئے چمن

ان میں سے جنبلی۔ شام شیراز اور بوئے چمن خاص طور پر مقبول ہو رہے ہیں:-

دی انڈین کیمیکل اینڈ فیومری کمپنی قادیان

ایک نہایت نفع مند کام

پریسٹن مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدّنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب تک کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہے اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ انہی کو ترجیح دیجائیگی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں جو پریسٹن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری اطلاع

یہاں کے ایک مخلص احمدی دوست بنام حکیم شاہ عبدالہادی صاحب وہاں کے فسادات کے سبب ہجرت کر کے قادیان آگئے ہیں اور مہمان خانہ کے قریب مقیم ہیں۔ صاحب موصوف فن طب کے ماہر ہیں۔ ضرورتمند احباب آپ سے طبی مشورہ حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ میں بھی جب ضرورت محسوس فرماؤں ان سے علاج کراتا ہوں اور مفید پاتا ہوں

(المشتہر مفتی محمد صادق قادیان)

آپ کی بیش بہا مملکت آپ کی آنکھیں نامی رسالہ دواخانہ نورالدین قادیان سے منگوائیں۔ اس سے انشاء اللہ آپکو فائدہ ہوگا

سرکہ خالص نہایت اعلےٰ ۲ روپے فی بوتل شہد خالص ۱/۲ ۳ روپے سیر دواخانہ نورالدین قادیان سے منگوائیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج پیادر درجہ اول سرگودھا۔

دعویٰ یا اپیل دیوانی ــــ

بھگوانداس ولد جیارام سونگیا ساکنہ نورپور تحصیل خوشاب بنام کوڑا رام وغیرہ

یادعویٰ استقرار دیہ زرشنی واقع نورپور تحصیل خوشاب

بنام (۱) کوڑا رام ۲۔ مہرچند ۳۔ ہیرانند ۴۔ شادی لعل ۵۔ نول داس پسران الہ دتہ اقوام سونگیا ساکنہ اکڑا کالنجا تحصیل بھلوال ضلع میانوالی ۶۔ کریارام ولد لوڈھ چند سونگیا ساکنہ نورپور تحصیل خوشاب حال منڈی ہروند آباد ضلع بہاولنگر ۸۔ گنیش داس ولد رالچند سونگیا۔ ۹۔ بھاگ بھری بیوہ بھگوانداس سونگیا ساکنہ نواں جنڈیالہ تحصیل بھلوال ۱۰۔ پرمیداس ولد بالک رام ۱۱ بھگت رام ۱۲ سدھو چند پسران کھلندہ رام ۱۳۔ بیلی رام ۱۴۔ امیر چند ۱۵ رادھا کرشن پسران نول داس ۱۶ لیکھ راج ولد چلا رام ۱۷۔ تخت رام ۱۸۔ شوس پسران تلوک چند ۱۹۔ ناتھ داس ولد ہرپا سونگیا ساکنہ نورپور ۲۰۔ تیج بھان ۲۱ گوپند اس پسران روپ چند ۲۲ بھجو جا رام ۲۳۔ رادھا کرشن پسران پرکھ داس ۲۵ جھامکی رام موہنچند چاولہ ۲۸ گوپند اس ۲۹۔ لچھمن داس پسران ٹھاکر قوم کالرہ ۳۲ چونی لعل ولد حکم چند ۳۷۔ گوکل داس ولد تارا دتہ جھاب ۳۸ ہرنام سنگھ ۳۹ رگھبیت سنگھ پسران پریم سنگھ۔ ۴۰ جیون سنگھ ولد سدھو سنگھ ساکنہ نورپور رام جوگ ھیاں ولد بھجو جا رام ۴۲ بھگت رام ولد جیو ند اس سترہ ساکنہ سھوٹہ ۴۳ ٹانہ ۴۴ بھگوانداس ولد دیالداس ۴۵ رام دتہ ۴۶ موہنچند پسران بھجو ایندا س ۴۷ جھنڈا ۴۸ موہرا پسران ہیماں ۴۹ ایشر داس ۵۰ پدمن پرکاش پسران اوکھی رام جھاب ۵۱ تیج بھان ولد گھمی شام ۵۲ نتھا ولد رام چند ۵۳ ٹکایا رام ولد بھاگو ۵۴ جیارام ولد مالک چند ۵۵ مکم چند ۵۷ موہنچند پسران جیارام ساکنہ جنڈانوالہ تحصیل بھلوال ۵۷ شوانند تہ ۵۸ جگناتھ ۵۹ مان سنگھ ز سنگھ داس ساکنہ نورپور ۶۱ چوہڑ داس ۶۲ دیالداس ۶۳ رجنداس ۶۴ ہیمراج پسران دیویزنہ قوم راجپوت ساکنہ نورپور تحصیل خوشاب ضلع شاہپور۔ مقدمہ مرقومہ بعنوان بالا میں مسمی مدعا علیہ مذکور تعمیل کمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور دولت ہے اسلئے التماس ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ پیشی ۳۰ کو مقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی آج بتاریخ ۲۸/۶/۴۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے کرنسی نوٹوں پر
چاند کا نشان ہوگا

نئی دہلی ۲۱ جولائی حکومت ہند نے پاکستان گورنمنٹ کے لئے سکہ جات تیار کرنے کی ہدایت دے دی ہے معلوم ہوا ہے کہ سربمت ہندوستان اور پاکستان کے کرنسی نوٹوں میں بہت کم فرق ہوگا۔ پاکستان کے نوٹوں میں سلطنت پاکستان لکھ دیا جائے گا۔ اور بائیں کونے میں اوپر کی طرف چاند کا نشان ہوگا۔ سکہ جات کے متعلق نوٹوں کے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔

امن پسند ممالک سے صدر جمہوریہ انڈونیشیا کی اپیل

بٹیویا ۲۲ جولائی۔ ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو صدر جمہوریہ انڈونیشیا نے ایک تقریر کرتے ہوئے دنیا کے تمام امن پسند ممالک سے اپیل کی کہ وہ پر امن ذرائع سے انڈونیشیا اور ڈچ گورنمنٹ کی موجودہ کشیدگی کو دور کرانے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا انڈونیشیا اس معاملہ کو اتحادی اقوام کے سامنے رکھنے کو تیار ہے۔ کیونکہ ہم حق و صداقت پر ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ بالآخر ہم فتح مند ہوں گے۔

تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کے جنگی جہازوں نے مشرقی جاوا کے ساحلی مقامات پر بم باری کی۔ ساحل سے بھی جوابی طور پر بم باری کی گئی۔

امریکہ کے ایک سرکاری بیان میں انڈونیشیا اور ڈچ گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ کی گفت و شنید کے ٹوٹ جانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور کہا ہے کہ امریکہ اس سلسلے میں مناسب سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے گا۔

مسٹر جناح پر اعتماد کرو
گاندھی جی کا بیان

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ گاندھی جی نے پاکستان کی اقلیتوں کو مخاطب کر کے کہا کہ انہیں مسٹر جناح کے اس بیان پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ کہ اقلیتوں سے پورا انصاف کیا جائے گا۔ اور ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی۔ آپ نے کہا ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کی اقلیتوں کو یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کے ساتھ بے انصافی کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔

مشرقی بنگال کی اقلیتیں

کلکتہ ۲۲ جولائی۔ بنگال کے کانگرسی لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے نے ایک بیان میں کہا مشرقی بنگال کے ہندوؤں پر خوف و ہراس طاری ہے۔ کیونکہ عام مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد وہاں کی ساری زمینیں اور مکان مسلمانوں کی ملکیت قرار دے دیئے جائیں گے۔ اور ہندو غلاموں کی طرح زندگی بسر کریں گے۔

آپ نے کہا بنگال کے مسلمان لیڈروں کو چاہیئے کہ وہ فوراً مشرقی بنگال کا دورہ کریں۔ مسلمانوں کو رواداری کی تلقین کریں۔ اور اقلیتوں کو اعتماد میں لینے کی کوشش کریں۔

آپ نے مشرقی بنگال کے ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ سرکاری ملازمتوں میں حصہ لیں۔ اور حکومت کے ساتھ مل جل کر بڑھانے کی کوشش کریں۔

گئو کشی قانوناً ممنوع قرار دینے کے لئے مرن برت رکھنے کا ارادہ
سیٹھ ڈالمیا کا اعلان

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ ہندوستان کے مشہور سیٹھ رام کرشن ڈالمیا نے اعلان کیا کہ اگر ہندوستان میں ایک سال کے اندر اندر گئو کشی کو قانوناً ممنوع قرار نہ دیا گیا۔ تو میں مرن برت رکھ لوں گا۔ گئو کشی کو ممنوع قرار دینے کے لئے میں ایک وسیع ایجی ٹیشن شروع کروں گا۔ اور جیل بھرنے کی ساری جائداد اس کام کے لئے وقف کر دوں گا۔ آپ نے مسٹر جناح سے بھی اپیل کی کہ ہندوؤں کے جذبات کا احترام کرنے کے لئے پاکستان میں بھی گئو کشی کو ممنوع قرار دیدیا جائے۔

سیٹھ ڈالمیا نے یہ اعلان ایک دعوت کے موقعہ پر کیا جس میں پٹیالہ۔ فرید کوٹ بیکانیر۔ گوالیار اور ناصعہ کے مہاراجگان بھی موجود تھے۔

برما کا آئینی مستقبل اور برطانیہ

لندن ۲۱ جون مسٹر اٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے بتایا کہ برما کی نازک صورت حالات کی وجہ سے حکومت ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ ہندوستانی فوج کے چند دستوں کو برما میں جانے کی اجازت دی جائے آپ نے کہا برما میں ابھی نو آبادیاتی حکومت نہیں ہے اس لئے وہاں کے امن کے قیام کی ذمہ واری بڑی حد تک برطانیہ پر ہے۔ برطانیہ اس ذمہ داری کو نبھانے کی پوری کوشش کرے گا۔

آپ نے برما کے آئینی مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے کہا برطانیہ نے جو وعدے کر رکھے ہیں انہیں بہر حال پورا کیا جائیگا۔ جنرل اونگ سان اور انکے رفقاء کے قتل سے ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

معلوم ہوا ہے کہ رنگون میں جنرل اونگ سان اور ان کے قتل کے سلسلے میں تین سو زائد اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ لیکن اصل مجرمین ابھی تک لاپتہ ہیں۔ کل برما کے سابق وزیر اعظم مسٹر یو ناکو گرفتار کر لیا گیا۔

کیا مسٹر ہینڈرسن کی تقریر کے متعلق معذرت کا اظہار کیا گیا ہے؟

لاہور ۲۱ جولائی روزنامہ نوائے وقت کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ پنجاب کی حد بندی کے سلسلے میں مسٹر ہینڈرسن نائب وزیر ہند کی تقریر کے متعلق مسلمانوں کے حلقوں میں جس تشویش اور اضطراب کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ امید ہے بہت جلد اس میں کمی واقع ہو جائے گی۔ مسٹر ہینڈرسن کی تقریر کے عنیر ذمہ دارانہ فقروں کے متعلق مسٹر جناح نے وائسرائے کے پاس جو احتجاج کیا تھا وہ اسی دن برطانوی کابینہ تک پہنچا دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کو یقین دلایا گیا ہے کہ مسٹر ہینڈرسن کی تقرر حد بندی کے کمیشن کے لئے ہدایت کا ورد نہیں رکھتے۔ عام طور پر مشہور ہے کہ لاہور سے ایک خط دہلی بھیجا گیا تھا۔ جس میں منٹگمری کا ضلع سکھوں کو دینے پر زور دیا گیا تھا۔ یہ خط تحریر کرنے والے کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ ایسے مسائل سے کوئی تعلق نہ رکھے۔

مشرقی پنجاب کی حکومت کے دفاتر لاہور سے چلے جائیں گے

لاہور ۲۱ جولائی۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کل پنجاب تقسیم کونسل کے ارکان سے جو گفت و شنید کی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کے دفاتر ۱۰ اگست تک لاہور خالی کر جائیں گے۔ اور شملہ چلے جائیں گے جو مشرقی پنجاب کا دارالخلافہ ہوگا۔ لاہور مغربی پنجاب کا دارالخلافہ ہوگا۔ اور ۱۰ اگست کے بعد یہاں صرف مغربی پنجاب کے دفاتر رہیں گے۔

والئی میرپور معزول کر دیئے گئے

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ ہز ہائینس میر فیض محمد خاں تالپور والئے ریاست میرپور دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اس لئے انہیں معزول کیا جاتا ہے۔ اور ان کی جگہ ان کے بڑے لڑکے کو ریاست کا والی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

آسٹریلیا سے گندم آنے کی توقع

کراچی ۲۱ جولائی۔ مسٹر کے ایل پنجابی نے جو حکومت ہند کی طرف سے اناج حاصل کرنے کی غرض سے آسٹریلیا گئے ہوئے تھے ایک بیان میں بتایا کہ اگلے ماہ آسٹریلیا سے ستر ہزار ٹن گیہوں۔ اور پانچ ہزار ٹن آٹا ہندوستان آجائے گا۔

آپ نے کہا انڈونیشیا سے چاول آنے کی کافی امید تھی لیکن موجودہ سیاسی حالات کی وجہ سے اب یہ امید قائم نہیں رہی۔